اجرِ رسالت

از جناب مولنا عبداللہ العمادی

(۱)

"اُجْر" اور "اُجرت" دونوں یکساں ہیں، ایک ذرا سا فرق یہ ہے کہ ثواب آخرت کے لیے اَجْر اور اعمال دنیا کے بدل وعوض کو اجرت کہتے ہیں۔

دنیا اجرِ اعمال و مزدِ کردار کی خوگر ہے، جو کام کرتی ہے اجرت کے لیے کرتی ہے، جو بوجھ اٹھاتی ہے اس کی مزدوری مانگتی ہے، صدیوں پیشتر خواجہ شیراز نے اس کے اصول بھی مرتب کر دیے تھے کہ

هر عمل اجرے و هر کرده جزاے دارد

اگرچہ خود اپنی حد تک اُنہیں یہی شکایت رہی کہ۔

هر خدمتے که کردم بے مزد بود و منت
یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

لیکن جو پاک ہستیاں زمین کو آسمان کا پیغام سناتی ہیں ان کی اور ہی دنیا ہے۔

دونوں عالم کے سوا تیسرے عالم میں رہے

ان کا "مخدوم بے عنایت" نہیں کام کی اجرت اُنھیں بھی ملتی ہے، مگر کائنات سے نہیں، ان کی نظر آفریدگار کائنات پر ہوتی ہے، اللہ کا پیام سناتے ہیں۔ اللہ ہی کا کام کرتے ہیں۔ اور اسی سے دام لیتے ہیں

(۲)

نوح علیہ السلام کی داستان سنیے سورۂ یونس میں ہے:

حضرت نوح کی اجرت

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ	ان لوگوں کو نوح کی خبر پڑھ سناؤ۔
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ۔	وہ خبر جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ:۔
يَا قَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ	اے میری قوم اگر میرا ٹھیرنا اور اللہ کی نشانیوں کو یاد
بِاٰيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْا	دلاتے رہنا تم پر گراں گزرا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ
اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ، ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ	کرلیا ہے اب تم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کے اپنی
عَلَيْكُمْ غُمَّةً، ثُمَّ اقْضُوْا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ	بات ٹھیرالو، اور اس طرح ٹھیرالو کہ تم سب پر کچھ ڈھکی

چھپی نہ رہے، اس کے بعد تمھیں جو کرنا ہے میرے حق میں کرڈالو اور مجھے انتظار میں نہ رکھو۔

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ	اگر تم منہ موڑ بیٹھے تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو مانگی نہ تھی
اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ۔	میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہے۔
وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔	اور مجھکو حکم ملا ہے کہ میں اہل اسلام ہی کے زمرہ میں ہوں

سورۂ شعراء میں ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحٍ الْمُرْسَلِيْنَ۔	نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ	یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے بھائی نوح نے کہا تھا
اَلَا تَتَّقُوْنَ؟ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ، فَاتَّقُوا	کیا تم لوگ ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لیے ایک امانت دار
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ۔	پیغمبر ہوں، اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ۔	میں تم لوگوں سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔
اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔	میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے۔

(۳)

ہود علیہ السلام کا واقعہ ملاحظہ ہو، اسی سورۂ شعراء میں ہے:۔

حضرت ہود کی اجرت | كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ۔ — قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ۔ — یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا تھا۔

اَلَا تَتَّقُوْنَ ؟ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ۔ — کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ؟ تمہارے لیے میں ایک امانت دار پیغمبر ہوں اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ — میں تم لوگوں سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ — میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے۔

سورہ ہود میں بھی یہی قصہ ہے :—

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا — قوم عاد کی طرف ہم نے انہیں کے بھائی ہود کو بھیجا تھا

قَالَ : يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ، اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ۔ — ہود نے کہا: اے میرے لوگو، اللہ کی عبادت کرو، تمہارا معبود اس کے سوا اور کوئی نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نرے باندھنو باندھنے والے ہو،

يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا — اے میرے لوگو اس پر میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ — میری اجرت تو بس اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ — کیا تم لوگ عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔

———— (۴) ————

صالح علیہ السلام پر نظر کیجیے :—

حضرت صالح کی اجرت | كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ — قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ — یہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا تھا۔

أَلَا تَتَّقُونَ ، إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا	کیا تم لوگ ڈرتے نہیں؟ میں تو تمہارے لیے ایک امانتدار
اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ۔	پیغمبر ہوں اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۔	میں تم لوگوں سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا ۔
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔	میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے ۔

(۵)

حضرت لوطؑ کی اجرت | لوط علیہ السلام کا قصہ پڑھیے ۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۔	قوم لوط نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ	یہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے ان کے بھائی
	لوط نے کہا تھا ۔
أَلَا تَتَّقُونَ ، إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا	کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ؟ میں تمہارے لیے ایک امانتدار
اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ۔	پیغمبر ہوں ۔ اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۔	میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا ۔
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔	میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے ۔

(۶)

حضرت شعیبؑ کی اجرت | شعیب علیہ السلام کے مذکور سے عبرت حاصل کیجیے :

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۔	اصحاب الایکہ (یعنی بن باسیوں) نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ	یہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے شعیبؑ نے کہا تھا ۔
أَلَا تَتَّقُونَ ؟ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا	کیا تم ڈرتے نہیں ، میں تمہارے لیے ایک امانت دار
اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ۔	پیغمبر ہوں ، اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

وَمَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ۔ میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے۔

یہ تمام تصریحیں قدمائے انبیا (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے تعلق رکھتی ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اہل دنیا سے تبلیغ حق کی اجرت کا طالب نہ ہوا۔ اب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو آیات بینات ہیں ان میں تفقہ فرمائیے، اور دیکھیے کہ سورۂ یوسفؑ میں تذکیر واقعات کے بعد آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ سے کیا خطاب ہوتا ہے۔

(۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انبیاء سابقین کی طرح بندوں سے اجرت کے خواہاں نہیں۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ تمہارے پاس ہم نے ان کی وحی بھیجی ہے،۔

وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ۔ تم تو وہاں حاضر بھی نہ تھے جب وہ اپنے معاملہ میں متفق ہو چکے تھے۔ اور داؤ پیچ میں سرگرم تھے۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ اکثر لوگ خواہ تمہیں کتنی ہی خواہش ہو ایمان لانے والے نہیں

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ حالانکہ اس پر تم کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ۔ تمام جہان کے لیے یہ تو صرف یاد دلانے کی چیز ہے۔

سورۂ فرقان میں ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۔ تمہیں تو ہم نے خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے ہی کی حیثیت میں بھیجا ہے۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ تم ان سے کہدو کہ میں اس پر تم سے کسی طرح کی اجرت نہیں مانگتا

اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۔ بجز اس کے کہ جس کا جی چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ

"وکسی طرح کی کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز اس کے کہ جس کا جی چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرے" اس سے بھی ایک طرح کی دنیاوی اجرت کا احتمال ممکن تھا، اس لیے دوسری آیۃ میں اس احتمال کا بھی ازالہ کر دیا، سورہ سبا ملاحظہ ہو:۔

(۸)

سوال امت ہی کے لیے تھا قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ — کہو کہ میں نے تم سے جو اجرت مانگی تھی (یعنی یہ کہ جی چاہے تو اللہ کی راہ پر چلو) تو یہ بھی تمہارے ہی لیے ہے (میری ذات کے لیے کوئی اجرت نہیں)۔

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ — میری اجرت تو اللہ ہی پر ہے جو ہر چیز کا شاہد ہے

خاتمہ سورہ صٓ میں ہے۔

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔ — کہو کہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں کلفت اٹھانے والوں میں ہوں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ — یہ تو تمام جہان کے لیے ایک یاد دلانا ہے۔

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ — حقیقت میں کچھ وقت کے بعد نہیں اس کی خبر لگے گی

سورۂ انعام میں اگلے پیغمبروں کا تذکرہ کر کے آنحضرت علیہ السلام کو مخاطب فرمایا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ — یہ وہ لوگ تھے کہ اللہ نے ان کو ہدایت فرمائی تھی اب تم بھی ان کی ہدایت پر چلو۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۔ — ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۔ — یہ تو تمام جہان کو محض یاد دلانے کے لیے ہے۔

سورۂ طور میں حضرت کو تذکیر کا حکم دیا ہے اور پھر استفہام فرمایا ہے کہ دشمنان اسلام کیا آپ کو ایسا اور ایسا کہتے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک آیت استفہامیہ یہ بھی ہے:۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۔ کیا تم ان سے کوئی اجرت مانگتے ہو کہ وہ اس بارگراں سے دبے جاتے ہیں

———(۹)———

انبیا کی شان | مفاد کلام یہ ہے۔

(۱) دعوت حق و تبلیغ اسلام پیغمبروں کا فریضہ ہے' اس فرض کے ادا کرنے کی کوئی اور کسی طرح کی اجرت نہ پیغمبروں نے اہل دنیا سے لی' نہ اس کے طالب ہوئے' نہ یہ ان کے شایان شان تھی' اس دعوت کا اجر اللہ کے ذمہ تھا' اللہ کے بندوں سے اس کا واسطہ نہ تھا۔

(۲) کلام اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ خصوصیت اور بھی روشن کر دی دوسرے پیغمبروں کے حق میں اگر ایک دو آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہیں زیادہ مخاطب فرمایا گیا اور بار بار اس کی تشریح و توضیح کی گئی۔

کچھ اہل وحی و تنزیل ہی تک یہ شان محدود نہیں اللہ کے دوسرے نیک بندے بھی اللہ کے کام کی اجرت اللہ ہی پر محول رکھتے ہیں' سورۂ یٰسین میں ہے۔

———(۱۰)———

وَجَاءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۔

شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو ان رسولوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے' اور خود وہ ہدایت پر ہیں

سورۂ کہف میں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان بزرگ کا قصہ بیان کیا ہے جن کی نسبت:۔ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۔ (ہمارے بندوں میں سے

ایک بندہ جسے اپنے پاس سے ہم نے کچھ رحمت اور اپنے ہی پاس سے کوئی خاص علم دیا تھا، وارد ہے' اس ضمن میں فرمایا۔

(۱۱)

اجرت کا نام آتے ہی جدا ہو گئے | فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَھْلَ قَرْیَةِ ﹰاسْتَطْعَمَا اَھْلَھَا فَاَبَوْا اَنْ یُضَیِّفُوْھُمَا، فَوَجَدَا فِیْھَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا، قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا۔

موسی اور وہ دونوں چلے' یہاں تک کہ جب ایک آبادی والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانے کو مانگا' انھوں نے ان کو ضیافت دینے سے انکار کیا، وہاں انھیں ایک دیوار ملی جو گرا چاہتی تھی' اللہ کے اس بندے نے اس دیوار کو درست کر دیا' موسی نے کہا: تم چاہتے تو اس پر کچھ اجرت لیتے، اللہ کے اس بندے نے جواب دیا کہ بس یہ مجھ میں تم میں جدائی ہے۔ البتہ جس چیز پر تم سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی اس کا مطلب بتائے دیتا ہوں۔

(۱۲)

خرج لینے سے انکار | اس کے بعد ذو القرنین کا بیان ہے کہ قوم جب ان سے درخواست کرتی ہے اور اس کی پذیرائی کے لیے ترغیب دلاتی ہے کہ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا؟ (کیا ہم آپ کے لیے کچھ محصول مقرر کریں؟) تو وہ اس سے صاف انکار کر دیتے ہیں کہ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ (میرے پروردگار نے جس چیز میں مجھے تمکین بخشی ہے وہی میرے لیے بہتر ہے)۔

(۱۳)

ردّ ہدیہ | اجرت درکنار سبا سے جب ہدیہ آتا ہے تو وہ بھی واپس کیا جاتا ہے کہ اَتُمِدُّوْنَنِیْ بِمَالٍ؟

لہ الخرج: الاتاوۃ و فسرۃ الفراء بالاجر۔

فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ. کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنی چاہتے ہو؟ مجھے اللہ نے جو دیا ہے وہ تمہارے دنے سے بہتر ہے، اپنے ہدیہ سے تمہیں کو فرحت ہورہی ہے۔

انبیاء مرسلین کی شان تو بہت بالا، بہت ہی اعلیٰ ہے" سورہ دہر میں ابرار اسلام واتقیاء توحید کی شان دکھائی ہے۔

(۱۴)

مسلمان کی شان إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا	حقیقت میں نیک کردار لوگ کافوری مزاج کے پیالے سے پئیں گے، یہ اللہ کے بندے ایک ایسے چشمے سے پیتے ہوں گے جسے جہاں چاہیں گے جاری کر سکیں گے۔
(۱) يُوفُونَ بِالنَّذْرِ	(۱) وہ وفائے نذر کریں گے۔
(۲) وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا	(۲) اس دن سے ڈریں گے جس کی چنگاری پھیلی ہوئی ہوگی
(۳) وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۔	(۳) کھانے کی محبت رکھتے ہوئے بھی مسکین ویتیم واسیر کو کھانا کھلائیں گے۔
(۴) إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ	(۴) (کھلائیں گے اور کہیں گے) درحقیقت اللہ ہی کا مونھ کرکے ہم تمھیں کھلاتے ہیں۔
(۵) لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا	(۵) نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر۔
(۶) إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا۔	(۶) ہم تو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اس دن کا خوف کرتے ہیں جو بہت ہی خشک اور سخت دن ہوگا۔
فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا	اس کردار کی بناپر اللہ نے ان لوگوں کو اس دن کے شر سے بچالیا، تازگی وخوشی سے ان کو ملایا اور جیسی

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا۔ استقامت کی تھی ویسی ہی جزا بھی دی، رہنے کو بہشت پہننے کو حریر۔

(۱۵)

مودت فی القربیٰ سورۂ شوریٰ میں نزول فی الکتاب، اقامت میزان، قرب قیامت، حرث دنیا و آخرت، شرک فی الشرع، کلمۃ الفصل، عذاب الیم، عمل صالح، فضل کبیر، و ما یحذو حذوہٗ کیطرف اشارات کرکے ارشاد ہوتا ہے:

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔

یہ وہی ہے جس کی بشارت اللہ اپنے اُن بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور (خالی ایمان ہی نہیں) نیک کام بھی کیے ان سے کہو کہ میں اس پر کوئی اجرت تم سے طلب نہیں کرتا بجز اس کے کہ "قربیٰ" میں مودت رکھو اور جو کوئی نیکی کریگا اس کے لیے ہم اس نیکی میں اور بھی خوبی بڑھا دیں گے

مودت تو ایک طرح کی محبت ہوئی، "قربیٰ" سے یہاں کیا مراد ہے؟

ایک جماعت "قربیٰ" کو خاندانی قرابت پر محمول کرتی ہے اور "مودت فی القربیٰ" سے اہل بیت نبوی کے ساتھ الفت و محبت رکھنے کی تاکید مراد لیتی ہے کہ یہی ان کے نزدیک اجر رسالت ہے۔

(۱۶)

اہل بیت کی مودت لازم ہے مودت اہل بیت ایک مومن و مسلم کی حیات اسلامی کا لازمہ ہے، شعار ایمان ہے، شان حق ہے، اثر تقویٰ ہے، جس میں کسی کو کلام نہ ہونا چاہیئے مسلمات سے انکار شیوۂ فجار ہے ابرار مومنین و اتقیائے مخلصین کا یہ شیوہ نہیں اور نہ ہو سکتا ہے کہ جس پیغمبر کے اہل بیت پہ ہر نماز میں درود بھیجیں انھیں اہل بیت کی مودت کے منکر ہوں، اعاذنا من ذٰلك بفضلہٖ۔

مجال سخن اس میں نہیں محل نظر یہ ہے کہ آیت شریفہ سے کیا نمایاں ہو رہا ہے؟

(۱۷)

طلب اجر ایک طرف تبلیغ دین و دعوت اسلام کی دنیاوی اجرت ممنوع قرار پاتی ہے، اسی پر اس کا اجر محول کیا جاتا ہے، دوسری جانب اسی تبلیغ کی یہ اجرت مانگی جاتی ہے کہ میرے اہل بیت سے مودت رکھو۔

فاستثناء المودة من الاجر دلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلب الاجر علی تبلیغہ الوحی وذالك غیر جائز کما جاء حکایة عنه وعن سائر الانبیاء۔

یہ کہنا کہ میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا" اور پھر "مودت فی القربیٰ" کو اس سے مستثنیٰ کر دینا، اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ وحی کی اجرت طلب فرمائی، مگر یہ تو جائز نہیں، کلام اللہ میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بار بار اس کی تصریح کی گئی ہے اور باقی پیغمبروں کی نسبت بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔

فان التبلیغ واجب علی الرسول لقوله تعالیٰ: یایھا الرسول بلغ ما انزل الیك فان لم تبلغ فما بلغت رسالته، واللہ یعصمك من الناس۔

بات یہ ہے کہ پیغمبر پر تبلیغ تو واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے پیغمبر تجھ پر جو نازل ہوا ہے اس کی تبلیغ کر، اگر تو نے تبلیغ نہ کی تو فرض رسالت ہی ادا نہ کیا، لوگوں سے اللہ تجھے بچائے گا۔

وطلب الاجر علی اداء الواجب لا یلیق بالمروة بل قد یوجب التھمة ونقصان الحشمه

ایک امر واجب کو ادا کرنا اور پھر اس پر اجرت مانگنا یہ تو شایان مردمی نہیں، اس سے تو بعض اوقات تہمت پیدا ہو سکتا ہے اور حشمت رسالت میں کمی آ سکتی ہے۔

(۱۸)

قربیٰ کے معنی اس بحث کو ملتوی کر کے پہلے "قربیٰ" کا مفہوم متعین کر لینا چاہیے۔

قربیٰ اصل میں قرب سے ماخوذ ہے جو بعد کی جانب مقابل ہے، کلام اللہ میں اس مادہ کا اطلاق

متعدد معانی پر ہوا ہے۔

(۱) قرب مکانی، مثلاً :- ولا تقربا ھٰذہ الشجرۃ ۔

(۲) قرب زمانی مثلاً :- اقترب للناس حسابھم

(۳) حظ و کامیابی مثلاً :- قُربات عند اللہ ۔

(۴) رعایت، مثلاً : فانی قریب اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۔

(۵) قدرت، مثلاً :- ونحن اقرب الیہ منکم ۔

(۶) نسبت، باتفاق مفسرین آیۂ کریمہ میں "قربیٰ" سے یہی مراد ہے ۔

ومن ھٰذا المعنی ما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ربّہٖ :-

اسی ذیل میں حدیث قدسی ملاحظہ ہو ۔

من تقرب الی شبراً تقربت الیہ ذراعاً فقرب العبد من اللہ عز وجل قربہ بالذکر والعمل الصالح لا قرب الذات والمکان، وقرب اللہ من العبد قرب نعمہ والطافہ وبرّہ واحسانہ الیہ وترادف منہ عندہ ۔

جو ایک بالشت مجھ سے قریب ہوا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو گیا اللہ کے ساتھ بندہ کا قرب یہ ہے کہ وہ اللہ کو یاد کرتا رہے اور نیک کام کیا کرے، قرب ذاتی و قرب مکانی مراد نہیں، اللہ کا بندے سے قریب ہونا یہ ہے کہ اللہ کی نعمتیں اس سے قریب ہوں، اللہ اس پر متواتر مہربانی کرتا رہے ۔

وَمن ذٰلِکَ مَا فی الحدیث :-

اور دوسری حدیث میں ہے :-

سَدِّدُوا وقاربُوا

سداد اختیار کرو ۔ قرب حاصل کرو ۔

ای اقتصدوا فی الامور کلھا واترکوا الغلو فیھا والتقصیر ۔

مطلب یہ ہے کہ تمام امور میں اقتصاد و میانہ روی کو اپنا شعار بناؤ، غلو و کوتاہی اور افراط و تفریط کو چھوڑو

آیت کی تفسیر ابو جعفر النحاس نے آیۂ کریمہ کی تفسیر نہایت متانت کے ساتھ کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ

فی ھذہ الآیۃ اربعۃ اقوال :- اس آیت کے چار مطلب بیان کیے گئے ہیں۔

۱- قل لا اسئلکم علیہ اجراً قل لا اسئلکم علی الایمان جُعلا الا ان تودونی لقرابتی وتصدقونی وتمنعونی۔ (۱) "کہو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا" یعنی کہو کہ ایمان لانے کا کوئی محصول تم سے نہیں مانگتا، بجز اس کے کہ بر بنائے قرابت مجھسے مودت رکھو، میری تصدیق کرو، اور میری حفاظت کرتے رہو۔

ففعل ذٰلک الانصار رحمھم اللہ، و منعوا منہ عن انفسھم واولادھم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار نے یہی کیا، جیسی اپنی جان اور اولاد کی حفاظت کرتے تھے ویسی ہی آپ کی حفاظت کی۔

ثم نسختھا :- قل ما سألتکم من اجرٍ فھو لکم، ان اجری الا علی اللہ۔ بعد کو یہ آیت اتری "کہو کہ میں نے تم سے جو اجرت مانگی تھی وہ تمہارے ہی لیے تھی، میرا اجر تو اللہ ہی کے ذمہ ہے"۔ اس آیت نے آیت مودت فی القربیٰ کو منسوخ کر دیا۔

۲- ومذھب عکرمۃ انھا لیست بمنسوخۃ، قال: کانوا یصلون ارحامھم فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطعوہ، فقال لا اسئلکم علیہ اجراً علی ان تودونی و تحفظونی لقرابتی ولا تکذبونی۔ (۲) عکرمہ کا مذہب یہ ہے کہ آیت مودۃ فی القربیٰ منسوخ نہیں، ان کا بیان ہے کہ عرب صلۂ رحم کے خوگر تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو قطع رحم کر بیٹھے، اس حالت میں آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا، میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز اس کے کہ مجھ سے مودت رکھو، قرابت کی بنا پر میری حفاظت کرتے رہو، اور میری تکذیب نہ کرو۔

(۳) وفی روایۃ قیس ..... قال لما انزل اللہ تعالیٰ (۳) قیس کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب

یہ آیت نازل فرمائی کہ۔

قل لا اسألکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ، قالوا یا رسول اللہ من ہؤلاء الذین نودھم قال: علی و فاطمۃ وولدیھما

کہو میں تم سے اس پر کوئی اجرت، بجز مودت فی القربیٰ کے، نہیں مانگتا" تو لوگوں نے گذارش کی: یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن سے ہم مودت رکھیں، فرمایا: علی و فاطمہ اور ان کے دونوں لڑکے۔

۴- والقول الرابع من اجمعہا وابینہا عن الحسن: قل لا اسألکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ، قال: التقرب الی اللہ والتودد الیہ بطاعتہ

(۴) چوتھی تفسیر سب سے جامع اور سب سے واضح ہے حسن بصری سے روایت ہے کہ آیۂ کریمہ: کہو کہ بجز مودت فی القربیٰ کے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا" اس میں "قربیٰ" سے تقرب الی اللہ مراد ہے، یعنی اللہ کے نزدیک ہو جاؤ اور اس کی عبادت کے ذریعہ اس کے ساتھ مودت بڑھاؤ۔

(۲)

مذہب راجح

وھذا قول حسن ویدل علی صحتہ الحدیث المسند عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... قال قل لا اسألکم علی ما انبئکم بہ من البیان والھدیٰ اجراً الا ان تودوا اللہ وتتقربوا الیہ بطاعتہ

یہ بڑی اچھی تفسیر ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے جو بسند صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "کہو کہ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا یعنی جو نبوت وہدایت پیش کرتا ہوں اور جو کچھ بیان کرتا ہوں اس کے لیے کسی بدلہ کا طالب نہیں، بجز اس کے کہ اللہ سے مودت رکھو اور اس کی عبادت کرکے اس کے ساتھ تقرب حاصل کرو۔

فھذا المبین عن اللہ قد قال ھذا، وکذا

اللہ کی وحی کے اس بیان کرنے والے نے حقیقت میں

علیھم السلام قبل ان اجری الا علی اللہ۔ [1]

ہی فرمایا ہے۔ اسی طرح انبیاء سابقین بھی کہہ چکے کہ میرا اجر و عوض اللہ ہی کے ذمہ ہے۔

(۲۱)

شواہد ابن جریر نے پہلی تفسیر اختیار کی ہے، لیکن اس آخری تفسیر کی تائید میں بھی متعدد حدیثیں روایت کی ہیں۔[2]

عن المجاہد عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قل لا اسئلکم علی ما اتیتکم بہ من البینات والھدی اجرا الا ان تودّدوا اللہ وتتقربوا الیہ بطاعتہ

مجاہد نے ابن عباس کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے پیغمبر کہو کہ میں جو آیات بینات و ہدایات یعنی اسلام و قرآن تمہارے پاس لایا ہوں ان کا بدلہ بجز اس کے اور کچھ نہیں چاہتا کہ اللہ کے دوست بنو اور اس کی عبادت کرکے اس سے تقرب پیدا کرو۔

عن الحسن انہ قال فی ھذہ الآیۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ قال القربیٰ الی اللہ۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ آیت "کہو کہ میں تم سے بجز مودت فی القربیٰ کے اس باب میں اور کوئی بدلہ نہیں چاہتا" کی تفسیر یہ ہے کہ قربیٰ سے مراد اللہ کا تقرب ہے۔

اخبرنا عوف عن الحسن فی قولہ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ قال الا التقرب الی اللہ والتودد الیہ بالعمل الصالح

عوف نے حسن سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی کہ کہو میں تم سے اس پر بجز مودت فی القربیٰ کے اور کوئی اجرت نہیں چاہتا، اس میں قربیٰ سے اللہ کا تقرب اور بذریعہ عمل صالح اس کے ساتھ مودت مراد ہے۔

---

[1] کتاب الناسخ والمنسوخ طبع مصر سنہ ۱۳۲۳ صفحہ ۲۱۶/۲۱۷

[2] تفسیر ابن جریر طبع مصر سنہ ۱۳۲۹ ج ۲۵، ص ۱۷

حدثنا سعید عن قتادة، قال قال الحسن فی قوله قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ قل لا اسألکم علی ما جئتکم به وعلیٰ هٰذا الکتاب اجرًا الا المودة فی القربیٰ الا ان تودّدوا الی الله بما یقربکم الیه وعمل بطاعته

سعید نے قتادہ کے ذریعہ سے حسن کی یہ حدیث روایت کی کہ ”کہو میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، البتہ مودۃ فی القربیٰ کا خواستگار ہوں“ اس آیہ کا مطلب یہ ہے کہ میں جو شریعت تمہارے پاس لایا ہوں اور یہ جو قرآن تمہارے لیے اترا ہے میں بجز اس کے اور کوئی اجرت اس کی نہیں مانگتا کہ عمل سے عبادت سے اور ان چیزوں سے جو خدا سے تم کو قریب کرنے والی ہوں اللہ کے ساتھ مودۃ پیدا کرو اور اس کی محبت کے آرزومند بنو۔

عن معمر عن قتادة فی قوله تعالیٰ قل لا اسألکم علیه اجرًا الّا المودة فی القربیٰ الا ان تودّدوا الی اللهِ فیما یقربکم الیه۔

معمر سے قتادہ نے آیت شریفہ ”میں اس پر تم سے بجز مودۃ فی القربیٰ کے اور کوئی اجرت نہیں مانگتا“ کی تشریح کی کہ میں بجز اس کے اور کسی بات کا خواہاں نہیں ہوں کہ جو باتیں اللہ سے تم کو قریب کرنے والی ہیں ان کے ذریعہ تم اللہ کے دوست بنو۔